ضروری اطلاعیں

گذشتہ اشاعت میں لکھا گیا تھا کہ ۷ اور ۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء کا الحکم یکجا شائع ہوگا۔ لیکن بعد میں یہ ضروری معلوم ہوا کہ اپنے اپنے وقت پر ہر دو نمبر شائع ہوں۔

۱۴ مارچ ۱۹۱۹ء کا الحکم خلافت ثانیہ کے متعلق (حسب اطلاع سابق) خاص مضامین پر مشتمل ہوگا۔

جن احباب کے ذمہ سال گذشتہ کا بقایا ہے وہ مہربانی کرکے آپ ہی ارسال کر دیں وی پی میں ہمیشہ پرانا پرچہ بھیجا جاتا ہے

احمدی خاتون ابھی تک شائع نہیں ہو سکا۔ جنوری فروری کا اکٹھا نمبر شائع ہوگا۔

دار الامان کا ہفتہ

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کی صحت بہت اچھی ہے اور ترقی کر رہی ہے (۱) لاہور میں آپکے کامیاب لیکچروں نے ایک خاص تحریک پیدا کر دی ہے

(۲) حضرت نواب صاحب قبلہ مالیر کوٹلہ وغیرہ کے سفروں سے واپس تشریف لے آئے ہیں

سالانہ جلسہ:۔ سالانہ جلسہ کے متعلق حضرت مولوی سید سرور شاہ صاحب سکرٹیری مجلس ناظم جلسہ بہت محنت اور مصروفیت سے کام کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ انکی کوششوں کو بار آور فرمائے۔ احباب کے خطوط بکثرت آ رہے ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے کثیر تعداد اور دور دراز کے احباب جمع ہونگے اللہ تعالیٰ ان سب دوستوں کو انکے مقاصد سفر میں کامیاب کرے۔

درخواست دعا۔ اللہ تعالیٰ کی مشیت کے ماتحت ۳ مارچ ۱۹۱۹ء کو خاکسار ایڈیٹر الحکم ترتیب فائل اخبارات کرتا ہوا گر گیا جسکے باعث میں پانوں پر ایسی چوٹ آئی کہ چلنے پھرنے کے ناقابل ہو گیا میرے مخلص بھائی ڈاکٹر عبداللہ صاحب علاج کر رہے ہیں۔ نسبتاً آرام ہے اب خود

الواد حمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر پرنٹر پبلشر کے شائع ہوا۔

سالانہ جلسہ پر آنیوالوں کا خیر مقدم

زمینِ قادیاں اب محترم ہے ٭ ہجومِ خلق سے ارضِ حرم ہے

قادیان کی مقدس و محترم سرزمین میں آنیوالو! میں تمھیں صدق و اخلاص سے خوش آمدید کہتا ہوں۔

تمھاری رگوں میں خون کیساتھ عقیدۃ و ارادۃ کے جذبات کی لہر دوڑتی ہوئی دوسرے قلوب پر بجلی کا سا اثر پیدا کرتی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ تم خدا تعالیٰ کی برگزیدہ و پسندیدہ زمین پر عزت و ادب سے قدم رکھتے ہو اور اس میں شعائر اللہ کو دیکھتے ہو مگر اس میں کیا شبہ ہے کہ تم میں کا ہر ایک فرد بجائے خود

ایک آیۃ اللہ ہے

اس لیے ساکنین قادیان کا ہر فرد تمھیں ایک آیۃ اللہ سمجھکر تمھاری عزت و احترام اپنے ایمان کا ایک جزء سمجھتا ہے

حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء نے خدا تعالیٰ کی وحی سے فرمایا تھا کہ یاتون من کل فج عمیق پس جو فرد بھی جس قدر دور دراز سے آرہا ہے اسی قدر وہ خدا تعالیٰ کے اس نشان کی اہمیت اور عظمت کا جزو اعظم ہے۔ ہمارے دل محبت سے لبریز ہیں اور ہم اپنی سعادت سمجھتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے ان نشانات کو اس کثرت کیساتھ دیکھتے ہیں۔ پس میں جو آپ کو سلسلہ کے ایک قدیم خادم کی حیثیت میں خیر مقدم کہتا ہوں تو ایک تکلف اور رسم کے نیچے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کے فضل کو دیکھ کر بے اختیار دل میں ایک جوش اٹھتا ہے۔ اس لیے پھر ایکبار تم سب کو خدا تعالیٰ کی پسندیدہ و برگزیدہ سرزمین میں آتے دیکھکر اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتا ہوں خدا تعالیٰ اس سفر کو تمھارے لیے ہر طرح کامیاب اور مبارک فرماوے آمین۔

ریاست کابل میں پھر انقلاب ہوا

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں کابل کے متعلق ایک مضمون لکھا جاچکا تھا کہ امیر حبیب اللہ خاں صاحب کے قتل کی خبر موصول ہوئی تھی آج کے الحکم میں دوسری جگہ قتل امیر پر جو مضمون لکھا گیا ہے وہ ابھی پریس میں نہ گیا تھا۔ کہ

کابل کے جدید انقلاب کی خبر پہنچی۔

ناظرین کو معلوم ہوچکا ہے کہ مقتول امیر حبیب اللہ خاں صاحب کے بعد پرنس نصر اللہ خاں صاحب کے امیر کابل ہونیکی خبر آئی تھی اور یہ اُن کا اپنا بیان تھا مگر آج تعجب سے ایک

اور گل کھلا ہوا دیکھتے ہیں۔

اور یہ آثار کسی بڑے انقلاب کی پیشگوئی کررہے ہے۔ ہم صبر کیساتھ واقعات کو دیکھ رہے ہیں کہ پردہ کے پیچھے سے کیا ظاہر ہوتا ہے اب کسی مزید بحث کے بغیر میں اس انقلاب جدید کو شائع کر دیتا ہوں۔ جس کا خلاصہ یہ ہے

پرنس نصر اللہ خاں امیر کابل

کی بجائے

سردار امان اللہ خاں عین الدولہ امیر کابل ہوگئے

پیسہ اخبار اسکے متعلق لکھتا ہے ٭ گورنمنٹ ہند کو افغانستان کے سرکاری اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ سردار نصر اللہ خاں نائب السلطنۃ جو اپنے برادر معظم امیر حبیب اللہ خاں کے مارے جانے پر افغانستان کے بادشاہ بنائے گئے تھے یا بن گئے تھے اب تخت سے دست بردار ہوگئے ہیں اور امیر مرحوم کے تیسرے بیٹے سردار امان اللہ خانصاحب عین الدولہ کو امیر بنایا گیا ہے۔ اور سردار نصر اللہ خاں نے معہ تمام افسران سول و ملٹری و سرداران روحانی (گروہ علماء) کے نئے اور نوجوان کے ہاتھ پر بیعت کر لی ہے یہ خبر واقعی عجیب و غریب ہے کہ پہلے تو امیر صاحب مرحوم کے بڑے بیٹے اور ولیعہد سردار عنایت اللہ خاں معین السلطنت کی موجودگی میں سردار نصر اللہ خاں کا بلا مزاحمت امیر بنایا جانا٭

٭ اور پھر سردار نصر اللہ خاں کے خود بخود تخت افغانستان سے دست بردار ہو کر اپنے چھوٹے بھتیجے کو تخت سپرد کر دینا اور بڑے بھتیجے معین السلطنت کا کچھ ذکر بھی نہ کرنا پر از اسرار واقعہ معلوم ہوتا ہے۔ بجائے خود یہ امر بھی کچھ کم پر اسرار نہیں ہے کہ اب تک امیر حبیب اللہ کے قاتل کے نسبت کچھ معلوم نہیں۔ کہ وہ کون تھا اور کن حالات کے اندر امیر صاحب مارے گئے۔ امید ہے کہ اس آخری انقلاب کے٭ مفصل خبریں بعد میں موصول ہونگی۔ غالباً امیر صاحب کا دوسرا بیٹا وہ نوجوان سردار ہے۔ جو ہندوستان میں چلا آیا تھا اور کچھ دن لاہور میں بھی مقیم رہا تھا۔

احمدی جماعت کو مبارک ہو

کہ اس کا امام کامیاب ہو گیا

میں احمدی جماعت کو مبارکباد دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اسکو امام الوقت (جو حجۃ ہے) دیا ہے اور جس خلیفہ کے ہاتھ پر اس نے بیعت کی ہے وہ خدا تعالیٰ کے فضل کا ایک خاص نشان ہے وہ اس امام کو لیکر دنیا کے کسی میدان میں شرمندہ نہیں ہو سکتی۔ میں اسکی تفصیل پھر کرونگا اسوقت ایک خاص خوشی کی خبر انکو پہنچاتا ہوں۔

خدا تعالیٰ نے اسے اولوالعزم بنایا ہے اور اسکے ارادوں میں بلند پروازی ہی نہیں بلکہ ان میں ایک عالمگیر برکت اور فضل کی روح ہے۔

۲۳ فروری ۱۹۱۹ء کو جو لیکچر لاہور میں اسلام اور تعلقات بین الاقوام پر آپنے دیا ہے اور جسکو لاہور کی پبلک نے نہایت اطمینان اور مسرت کے ساتھ سنا۔ برقی لہر نے اسے ہندوستان کے مختلف گوشوں میں پہنچایا ہے اس لیکچر میں اتحاد اور امن کی جو تحریک و تجویز پیش کی گئی ہے اسکی ہوا خدا تعالیٰ نے عام طور پر چلادی ہے اتحاد بین الاقوام پر تقریریں شروع ہو گئی ہیں اور انجمنیں بن رہی ہیں مگر اس سے بڑھکر یہ کہ دنیا کے مذاہب کی لیگ کی تحریک کا آغاز ہو رہا ہے اور یہ یقینی امر ہے کہ یہ سکیم انھیں اصولوں پر کامیاب ہوگی جن کو مدنظر رکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح نے اپنی تقریر میں پیش کیا ہے۔ اس لیے احمدی جماعت کا فرض ہے کہ بہت جلد وہ اسکی بنیاد کو رکھدے۔ اس لیگ مذاہب کے متعلق انڈین ڈیلی ٹیلیگراف میں ایک نوٹ نکلا ہے جسکا ترجمہ جدید روزنامہ اخوت نے شائع کیا ہے اسے پڑھ کر معلوم ہوگا کہ کامیابی کی ہوائیں آرہی ہیں مفصل آئندہ لکھوں گا سردست وہ نوٹ درج کرتا ہوں۔

دنیا کے مذاہب کی لیگ!

رسالہ گڈ ول کی ایک تازہ اشاعت میں ایک اسکیم مندرج ہے جسکو ایک ممتاز اور سربرآوردہ عالم نے جس کا تعلق عرصہ دراز تک مشرق اقصیٰ میں دینیات سے رہا پیش کی تھی۔ انکا خیال یہ ہو کہ بین الاقوامی لیگ اگر کامیابی کے ساتھ کام کرنا چاہتی ہو تو اُسکو ایک اخلاقی دینی بنیاد قایم کرنی چاہیے اور اسی طرح مذاہب کی لیگ کیلیے بھی لازمی ہے کہ اسکی کوئی اخلاقی و دینی بنیاد ہو۔ وہ کہتے ہیں کہ گو دنیا کے سب مذاہب یکساں اور مساوی نہیں ہیں لیکن سب میں کچھ نہ کچھ سچائی اور راستی ضرور ہے اور ہر مذہب حتی الوسع کسی نہ کسی خاص طریقہ سے عوام الناس کو قعر جہالت و گمراہی سے نکالنے میں ساعی ہوا ہے۔ دینی لیگ کا مقصد یہ ہوگا کہ وہ دنیا کے مخصوص مذاہب کے وکلاء اور علماء کو جو اپنے مذاہب کے بہت سرگرم اور ہوشیار شخص تسلیم کیے جاتے ہوں ایک برادرانہ کانفرنس میں مجتمع کیا کرے تاکہ ہر مذاہب کا نمائندہ اپنی عجیب غریب تجربوں سے ایک دوسرے کو آگاہ کر سکے۔ اور بعد ازاں اس مسئلہ پر صلاح و مشورہ کیا جا سکے کہ وہ کون سے بہترین طریقہ ہو سکتے ہیں جس سے عوام الناس کی ضلالت و گمراہی نور ایمان میں مبدل کی جا سکے۔ وہ لکھتے ہیں کہ بجائے اسکے کہ مختلف مذاہب ایک دوسرے کو تباہ و برباد کردینے کی جد و جہد کریں میرا خیال ہو کہ اگر سب باہم شریک ہوں اور دعا مانگنے کے لیے تیار ہو جائیں اور ہر شخص اپنے عقائد کے مطابق دعا مانگے تو مجھے قوی امید ہو کہ اس طریقہ سے بہت جلد سلطنت الٰہی کا ظہور ہو سکتا ہے۔

پہلی بات بغیر تفصیلات پر بحث کیے ہوئے یہ ہو کہ ایسی لیگ کیلیے کانفرنسیں مقرر ہونی جن میں کسی ایسے مسئلہ پر جھگڑا اور مباحثہ نہ کیا جائے جو ایک دوسرے مذہب سے اختلاف رکھتا ہو بلکہ ان بنیادی اصولوں اور مقاصد پر گفتگو ہونی چاہیے جن پر سب کا اتفاق ہے اس سے ایک عجیب بات منکشف ہوگی کہ تمام مذاہب کے بہترین علماء بلحاظ مقاصد

۴۴ اخوت اور خیالات کے کس قدر زیادہ متفق جلوہ ہوں گے اور جوں جوں یہ بات ان کے زیادہ دلنشیں ہوتی جائے گی کہ ہم سب ایک باپ کی اولاد ہیں اور اس لیے تمام انسان بھائی بھائی ہیں ... یہ خیالات پیدا ہوں گے کہ کس صورت سے امن و امان اور راستبازی کی حکومت کو ترقی دینے کیلیے بہترین خدمات انجام دے سکتے ہیں۔

انجمن اقوام اور اسلام

نمبر ۲

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں انجمن اقوام کے متعلق بتایا گیا ہے کہ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بنیاد انجمن اقوام کی رکھی تھی وہ موجودہ لیگ آف نیشنز سے نہ صرف بدرجہا بڑھی ہوئی تھی۔ بلکہ حقیقی انجمن وہی تھی۔ اس سلسلہ پر اگر مزید غور کیا جاوے اور اسکی تفصیلات میں جاکر غور کیا جاوے تو یہ کہنا بالکل درست ہوگا کہ

اسلام نے ایک ہی قوم بناکر انجمن اقوام کی ضرورت ہی کو رفع کر دیا ہے

اسلام رنگ۔ زبان۔ ملک اور دوسرے وجوہ امتیاز و تفریق کو اٹھا کر ایک ہی قوم بنا دینا چاہتا ہے۔ بلکہ وہ اس سے بھی بہت بلند جاکر اس لفظ ہی کو اڑا کر انسانیت کے مرکز پر اپنے دائرہ کو کھینچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ

اسلام نیشنیلٹی نہیں بلکہ ہیومنٹی کی تعلیم دیتا ہے۔

جہاں نیشنیلٹی کی رو ہو وہاں یہ لازمی چیز ہے کہ دوسری قوم یا اقوام کے ساتھ تعلقات میں گونہ تعصب و خود غرضی کے جذبات پیدا ہو جائیں لیکن جہاں اس تفرقہ کو مٹا کر عالمگیر اخوۃ کا رنگ پیدا کر دیا جائے اور مساواتِ حقوق کی صحیح تمیز پیدا ہو جاوے وہاں تو تنازعات بھی پیدا نہیں ہو سکتے۔

کچھ شک نہیں حضرت مسیح ناصری علیہ السلام نے بھی دنیا میں ایک بادشاہت پیدا کرنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ مگر چونکہ خدا تعالیٰ نے انھیں بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے لیے بھیجا تھا۔ اس لیے وہ اس

عالمگیر اخوت میں کامیاب نہیں ہو سکے

اور کوئی نمونہ وہ دنیا کے سامنے پیش نہ کر سکے۔ لیکن برخلاف اسکے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے فرمایا گیا تھا قل یا ایہا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعاً اور وما ارسلناک الا رحمۃ للعٰلمین۔ اس لیے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس خواب کی تعبیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کامیابی کی صورت میں ظاہر ہوئی۔ آپ چاہتے تھے کہ ایک عالمگیر اخوۃ قائم ہو۔ یہ اخوۃ آیا عملی رنگ میں ہو سکتی تھی یا نہیں؟ اسکا ثبوت آپنے اپنے ملک میں (جہاں تعصب اور ذاتی مفاخر پر ناز کرنے کی رسم و عادت نے ایک ہی ملک کے اندر صدہا قبائل اور فرقے پیدا کر رکھے تھے) دیا۔ اور ان سب کو متحد کر کے گویا ایک ہی وجود بنا دیا اور اس طرح پر اسلام کی ڈکشنری میں سے نیشنیز (NATIONS) کے لفظ ہی کو اڑا دیا اور تمام دنیا میں گویا ایک ہی قوم تھی جسکے افراد میں بلحاظ حقوق کے کوئی امتیاز اور تفرقہ باقی نہ تھا قومی تعصبات اور جذبات مٹ جاتے ہیں۔ جب انسان حقیقتاً اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔

اس وحدۃ اور اخوۃ کی بنیاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے پاک اصولوں پر رکھی ہے۔ کہ آج اگر دنیا میں وہی اصول رائج ہو جائیں تو باہمی جدال و قتال ہمیشہ کے لیے مفقود ہو جاوے۔ ان اصولوں میں ابتدائی اصل یہی تھا کہ وہ سب کے سب ذات۔ قوم پیشہ اور ملک اور رنگ کے امتیاز کو اٹھا کر بھائی ہو جاتے ہیں اور پھر وہ سب (بشرطیکہ یہ لفظ مطلب فہمی کیلیے استعمال کیا جاوے) ایک ہی قوم بن جاتے ہیں اور اسطرح پر اُنکی عبادت کا ایک ہی طریق۔ ایک ہی قبلہ ایک ہی نبی۔ ایک ہی زبان جس میں عبادت کی جاتی ہے اور ایک ہی مقصد عبادت ہوتا ہے۔ اب اس ایک اصل پر غور کرو۔ تفرقہ کے اسباب کو کیسے دور کر دیا گیا ہے آج واقعات اور حالات حاضرہ نے زبان کا سوال بھی ایک

اہم سوال بنا دیا ہے۔ لیکن آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکو بھی حل کر دیا ہے۔ چونکہ اسوقت یہ سوال میرے زیرنظر نہیں۔ اسلیے چھوڑ دیتا ہوں۔

پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دنیا کے متضاد عنصروں متضاد خیالات اور مذاق کے آدمیوں کو ایک ہی معقد کے لیے جمع کر دینے کا نمونہ ہی قائم نہیں کیا۔ بلکہ اسکو وسعت دینے کے لیے آپنے تمام طریق اور اصول بتا دیئے تھے جو قیامت تک ضروریات کے ماتحت پیدا ہو سکتے ہیں۔

اس لیے انجمن اقوام کے ضوابط اور ہدایات خواہ کچھ بھی ہوں۔ لیکن دنیا کے رنگ اور ملک کے تعصبات اور امتیازات کو مٹا کر جب تک ایک ہی نیشن نہ بنالی جائے

کامیابی مشکل ہے

ہر شخص جو صلح اور امن عامہ کے خوش آئند الفاظ سے مزا اُٹھاتا ہے۔ خصوصاً موجودہ جنگ عظیم کے پیدا کردہ حالات جب وہ لڑائی کی دہشت ناک تصویر سے گھبرا جاتا ہے عالمگیر صلح اور آئندہ کے لیے جنگ کے خوف و خطر سے دنیا کو آزاد کرادینے کے تجویزیں سنتا ہے تو خوشی اور مسرت کی ایک لہر اسکے خون میں دوڑ جاتی ہے۔ مگر حقیقی اور سچی بات یہی ہے کہ عالمگیر اور غیر فانی صلح کے لیے ایک اور صرف ایک ہی طریق ہے کہ اسلام کے پرچم کے نیچے دنیا کی کل قومیں بلا امتیاز نسل اور لون اور امارت کیا تو اپنا سر جھکا دیں کیونکہ یہی ایک مذہب ہے جسنے عالمگیر صلح کی بنیاد ایک ایسے اصل پر رکھی ہے کہ اس کا عملی معتقد ہوتے ہوئے دنیا میں جنگ کا وجود پیدا نہیں ہو سکتا۔ اور کسی نہ کسی سوراخ سے جنگ کا مہیب دیو سر نکالے بھی تو خونریزی اور غارتگری کے بغیر امور متنازعہ کا تصفیہ ہو سکتا ہے۔ پس اسوقت ہمارا فرض یہ ہے کہ دنیا کو جو واقعات حاضرہ کی سختیوں سے تنگ آکر امن اور سلامتی کے فرشتے کی تلاش میں ہے۔ اُن اصولوں سے واقف کریں۔ خود آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انجمن اقوام کے غلط اصول کو دور کر کے عالمگیر اخوت عامہ کے رنگ میں تعلیم کیے ہیں۔

انجمن اقوام کو آئندہ کے امن کی ذمہ دار اور کفیل قرار دیا جاتا ہے لیکن اندیشہ ہوتا ہے کہ خدا کرے کہ یہ غلط خیال ہو کہ یہی انجمن اقوام اور اسکا ضابطہ اور طریق عمل کسی آنیوالی عالمگیر خوں ریزی کا موجب نہ ہو جاوے کیونکہ جن قوموں کی متاع ملک اُن سے قیام امن کے لیے چھینی جا رہی ہے اس کا اثر انکے قلوب پر خوشگوار نہیں ہو سکتا۔ آج ایک طاقت و قوت سے ان جذبات کو دبایا جاتا ہے لیکن یہ دبا دینا اس سے زیادہ خطرناک ہے جو انہیں ظاہر ہونے دیا جاتا۔ کچھ شک نہیں اسوقت یہ آگ دب جائے گی لیکن جسوقت یہ چنگاری پھر سلگ اُٹھی تو ایک عالم کو کباب بنائے بغیر نہ رہیگی۔

یہ امر تو بطور ایک جملہ معترضہ کے درمیان میں آگیا رموز مملکت کو مدبرین ملک کے حوالہ کر کے میں اصل امر کیطرف پھر توجہ کرتا ہوں دنیا میں عالمگیر امن کیضرورت ہے۔ موجودہ جنگ نے اسکے لیے لیگ اقوام اور اس کے ضابطہ کو فاختہ امن کیصورت میں پیدا کیا ہے اسلام ہر صلح کیلیے جو دنیا میں کسی نوع سے امن پیدا کر سکے طیار رہے مگر حقیقی صلح اور حقیقی امن اسلام کی عالمگیر اشاعت اور اسی کے جھنڈے تلے آنیسے ہو سکتا ہے قرآنجید فرماتا ہے

یاایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ۔

پس ان مبارک اصولوں کی عام اشاعت کیلیے اپنی کوششوں کو متحد کرو۔ جو جذبہ حقیقت اسلامیہ پیدا کر سکتی ہے۔ وہ دنیا کی کوئی طاقت اور تدبیر پیدا نہیں کر سکتی اسوقت دنیا امن اور سلامتی کی تلاش میں حیران ہے

ان طالبانِ امن کو

اسلام کا مژدہ جانفزا پہنچاؤ

(باقی پھر)

امیر کابل کا قتل

رنگ لایا ہے ہمارا خون مگر مدت کے بعد۔
گل کھلیں گے اور بھی ہی گرچہ مہندی کا رنگ

الحکم کی گذشتہ اشاعت میں کابل میں احمدیت کے عنوان سے جو آرٹیکل لکھا گیا تھا اسکے ساتھ ہی امیر کابل کے قتل کی خبر بھی شائع کر دی گئی ہو۔ ابھی تک اس پر اسرار قتل کے متعلق تفاصیل نہیں آئی ہیں۔ بجز اسکے کہ ۲۰ فروری ۱۹۱۹ء کی رات کو ۳ بجے امیر گولی چلائی گئی مجھکو ضرورت نہیں کہ امیر صاحب کے قتل کی نوعیت یا اسکے پولیٹکل اسباب و نتائج پر بحث کروں یہ کام ارباب سیاست کو سزاوار ہے۔ امیر حبیب اللہ خاں کے اسطرح پر بیدردی سے قتل کیے جانیکا جہاں تک انسانی ہمدردی کا سوال ہے) ہر شخص کو افسوس ہو لیکن میں اس کہنے سے نہیں رک سکتا کہ آخر مظلوموں اور بیگناہوں کی آہیں بھی ایک اثر ہوتا ہے۔ یہ جدا بات ہو کہ وہ اثر ایک مدۃ اور عرصہ کے بعد اپنا ظہور کرے۔

اپنے صحیح جذبات کو چھپانا ایک نفاق اور ریاکاری ہے۔ اسلام اسکی تعلیم نہیں دیتا ہے۔ جب امیر حبیب اللہ خاں صاحب ہندوستان میں بغرض سیاحت تشریف لائے تو میں نے الحکم میں ایک نامہ و پیاز ہر مجسٹی امیر کابل کے نام لکھا اور اس میں جہاں اپنی محسن گورنمنٹ کے معزز مہمان اور دوست کی حیثیت میں ان کا خیر مقدم کہا وہاں آزادی کیساتھ انکی بعض اُن تقریروں پر جو انھوں نے علیگڈھ کالج میں کی تھیں تبصرہ کیا تھا اور انھیں حضرت صاحبزادہ سید مولوی عبد اللطیف صاحب کی وارثوں کی طرف توجہ دلائی تھی۔ صاحبزادہ عبد اللطیف رضی اللہ عنہ پر جو مظالم ان کے علم۔ اور اشارہ کے ماتحت ہوئے ہیں وہ ایک خونیں داستان ہو۔ اس لیے ہر ایک احمدی کے دل پر ایک خاص صدمہ ہوتا ہو اب تک بھی انکے اہل و عیال کو حراست میں رکھا گیا ہے اور انکی املاک و جائداد کو ضبط کر لیا گیا ہے۔ ایسے برگزیدہ لوگوں کا خون اگرچہ انکی ذات و ذریت کیلیے بیش قیمت مراتب و مدارج کا پیش خیمہ ہوتا ہے۔ مگر وہ زمین جہاں یہ مقدس خون گرایا جائے لعنتی ہو جاتی ہے اور اسکے زہریلے ثمرات جلد یا بدیر ظاہر ہو کر ایک تباہی کی صورت پیدا کر دیتے ہیں اور جو لوگ شہید مرحوم کے مظالم کے بانی اور محرک تھے انہیں سے بعض اسیوقت اپنے کیفر کردار کو پہنچے اور بعض ابتک چاہ سیاہ میں اپنے کیے کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اب امیر کابل کی ہلاکت نے مکافات عمل کے مسئلہ پر اپنی خونی مہر لگا دی ہے اور جو باقی ہیں ہمیں یقین ہے وہ بھی کیفر کردار کو پہنچ کر رہیں گے

حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف کی شہادت پر میں نے جو آرٹیکل لکھا تھا اُس کا عنوان خون رکھا تھا۔ آخر وہ خون رنگ لایا۔ امیر کا معاملہ اب خدا تعالیٰ سے ہے مجھے اس واقعہ کو بحر عبرت کیلیے پیش کرنیکے اور کوئی مقصد نہیں۔

ریاست کابل کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو جو وحی ہو چکی ہے وہ پچاسی ہزار (۸۵۰۰۰) جانوں کی ہلاکت کی خبر دیتی ہے اور اندیشہ ہے کہ یہی پہلا قطرہ اس خون کا نہ ہو جو بالآخر خون کی ندی کی صورت اختیار کریگا خدا تعالیٰ کے وعدے سچے ہیں وہ ٹل نہیں سکتے ہاں یہ ممکن ہے کہ ان کے ظہور کا وقت کوئی اور ہو۔

مومن جب خدا تعالیٰ کی آیات کو دیکھتا ہے اور خصوصاً جب وہ قہری تجلی کا رنگ رکھتے ہوں تو اسکے اندر اور بھی خشیت اور رجوع الی اللہ پیدا ہوتا ہے اس لیے احمدی جماعت اپنے ایمان میں ترقی کے لیے ایک نشان کو دیکھکر خدا کے حضور پہلے سے بھی زیادہ جھکے گی۔ اب میں مزید تحریر کرتا ہوں زمین کا وہ حصہ درج کر دیتا ہوں جو حضرت صاحبزادہ پر ظلم کی کیفیت کے اظہار کے ساتھ پاداش ظلم کا خوف دلاتا تھا۔

"اس تمام وحی الٰہی میں سمجھایا گیا ہے کہ صاحبزادہ عبد اللطیف مرحوم کا اس بے رحمی سے مارا جانا اگرچہ ایسا امر ہے کہ اس کے سننے سے کلیجہ منہ کو آتا ہے (وما رئینا ظلما اغیظ من ھذا) لیکن اس خون میں بہت برکات ہیں کہ بعد میں ظاہر ہوں گے۔ اور کابل کی زمین دیکھ لے گی کہ یہ خون کیسے کیسے پھل لائیگا۔ یہ خون کبھی ضائع نہیں جائیگا۔ پہلے اس سے غریب عبد الرحمن میری جماعت کا ظلم سے مارا گیا۔ اور خدا چپ رہا۔ مگر اس خون پر وہ چپ نہیں رہے گا اور بڑے بڑے نتائج ظاہر ہوں گے۔

چنانچہ سنا گیا ہے کہ جب شہید مرحوم کو ہزاروں پتھروں سے قتل کیا گیا تو انھیں دنوں میں سخت ہیضہ کابل میں پھوٹ پڑا اور بڑے بڑے ریاست کے نامی اس کا شکار ہو گئے۔ اور بعض امیر کے رشتہ دار اور عزیز بھی اس جہان سے رخصت ہوئے مگر ابھی کیا ہے۔ یہ خون بڑی بے رحمی کیساتھ کیا گیا ہے۔ اور آسمان کے نیچے ایسے خون کی نظیر نہیں ملے گی ہائے اس نادان امیر نے کیا کیا کہ ایسے معصوم شخص کو کمال بے دردی سے قتل کر کے اپنے تئیں تباہ کر لیا۔ اے کابل کی زمین تو گواہ رہ کہ تیرے پر سخت جرم کا ارتکاب کیا گیا۔ اے بد قسمت زمین تو خدا کی نظر سے گر گئی۔ کہ تو اس ظلم عظیم کی جگہ ہے۔"

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی کتاب میں ایک اور جگہ صفحہ ۵ پر لکھتے ہیں۔

"شاہزادہ عبد اللطیف کے لیے جو شہادت مقدر تھی وہ ہو چکی اب ظالم کا پاداش باقی ہے انہ من یات ربہ مجرما فان لہ جھنم لا یموت فیھا ولا یحیی۔ افسوس کہ یہ امیر زیر آیت من یقتل مومنا متعمدا داخل ہو گیا۔ اور ایک ذرہ خدا تعالیٰ کا خوف نہ کیا اور مومن بھی ایسا مومن کہ اگر کابل کی تمام سرزمین میں اس کی نظیر تلاش کی جائے تو تلاش کرنا لاحاصل ہے۔"

اُسوۂ حسنہ

خلیفہ ثانی کا خرچ

اپنے عہد خلافت میں فرمایا کہ عمر کیلیے بیت المال سے صرف اتنا جائز ہے کہ دو کپڑے پہننے کے لیے لے اور حج وغیرہ کے لیے سواری اور اپنے اہل وعیال کا خرچ قریش کے ایک اوسط درجہ کے خرچ کے برابر لیا کرے۔

دنیا کا بدلہ قیامت کے بدلے سے آسان ہے

حضرت عثمانؓ کا ایک غلام تھا کسی موقع پر انھوں نے اُسکے کان کھینچے بعد میں فرمایا کہ اسکا بدلہ مجھ سے لیلے دنیا میں بدلہ دینا قیامت کے بدلے سے آسان ہے۔

خلیفہ چہارم کا صاحبزادی کو قصد سزا

حضرت علی مرتضیٰؓ نے ایکدفعہ اپنی صاحبزادیؓ کے پاس بیت المال کا ایک موتی دیکھا لوگوں نے دریافت کیا کہ یہ موتی کہاں سے لائیں؟ میں ضرور سزا دوں گا۔ ابو رافع افسر مال نے عرض کیا کہ یا امیر المومنین میں نے کھیلنے کے لیے دے رکھا ہے۔

مساوات اسلامی کے چند مناظر

ضرار کہتے ہیں کہ حضرت علی مرتضیٰ رضؓ ہملوگوں میں اس طرح رہا کرتے تھے کہ گویا ہمیں لوگوں میں سے ایک ہیں حضرت عبد الرحمٰن بن عوف اپنے غلاموں کو اسطرح رکھا کرتے تھے کہ اُن میں اور اُن کے غلاموں میں کوئی فرق نہ تھا۔

جب اہل روم کا قاصد شام میں حضرت ابو عبیدہؓ سپہ سالار افواج اسلامیہ سے گفتگو کے لیے آیا تو وہ تمیز نہ کر سکا کہ عبیداللہ کون ہیں اور یہاں ہیں یا نہیں۔ لوگوں سے دریافت کیا کہ تمہارا امیر کہاں ہے۔ آپ کی طرف اشارہ کرکے لوگوں نے بتایا کہ یہ ہیں۔ اُس نے دیکھا کہ ایک شخص گھوڑے کی باگ کو تھامے ہوئے زمیں پر بیٹھا ہے اور ہاتھ میں تیروں کو اُلٹ پلٹ رہا ہے +

جنگ یرموک میں جب لڑائی ہوئی تو رومیوں کی طرف سے سب سے پہلے جرجہ میدان میں آیا اور خالد سے کہا کہ جو دعوت اسلام قبول کر لے اُسکا تم لوگوں میں کیا درجہ ہے۔ خالد نے کہا کہ سب کے سب ایک درجہ میں ہیں اُس نے پوچھا کہ ثواب میں برابر ہیں؟ خالد نے کہا کہ بیشک۔

ماتحت و افسر کی مساوات

عمرؓ بن العاص جب شام میں حضرت ابو عبیدہ سے جا ملے تو آپ نے عمرو بن العاص سے کہا کہ گو میں تمہارا افسر اور سپہ سالار ہوں مگر تم ہی جیسا ہوں بغیر تمہارے مشوروں اور رایوں کے میں کام نہ کروں گا فتح مصر کے زمانہ میں رومیوں کا جاسوس جب مسلمانوں کے لشکر سے واپس گیا تو اس نے رومیوں سے مسلمانوں کے حالات بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان کی مساوات کا یہ حال ہے کہ ادنیٰ و اعلیٰ میں کوئی امتیاز نہیں ہے خادم و آقا ایک سے معلوم ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ یہ کہ افسر اور سپہ سالار بھی اُن کا عوام کی طرح سے رہتا ہے۔

ایک مسلمان کا عہد اور سب کا ایفار

جنگ قادسیہ سے پہلے ایک لڑائی میں ایران کا سردار جابان گرفتار کیا گیا اس نے کسی مسلمان کو دھوکہ دیکر امان لیلی لوگ اُسے ابو عبیدہ ثقفی سپہ سالار اسلام کے پاس لائے اور کہا کہ یہ ایرانیوں کا سردار ہے اسکو قتل کرنا ضروری ہے ابو عبیدہ نے کہا کہ جب ایک مسلمان اسکو امن دے چکا تو میں اسکو سزا نہیں دے سکتا مسلمان ایک جسم کی طرح ہیں جو عہد ایک مسلمان نے کیا وہ سب پر لازم ہے۔

خلیفہ ثانی کی ایک سپہ سالار کو نصیحت

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سعد بن ابی وقاص کو جنگ کا سپہ سالار بنا کر روانہ فرمانے لگے۔ تو فرمایا کہ اس خیال میں تم مت رہنا کہ لوگ تمہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ماموں اور صحابی کہتے ہیں یہ خوب یاد رکھو خدائے واحد کے نزدیک تمام انسان

مٹی کا تیل

بدقسمتی سے صوبہ بھر میں مٹی کے تیل کی قلت محسوس کیجارہی ہے۔ اس امر کا اظہار ضروری ہے کہ اس تکلیف وہ قلت کا تعلق کسی طرح سرکاری سرکاری مداخلت سے نہیں ہے۔ بلکہ اسکا باعث وہ حالات ہیں۔ جن کا پیشتر سے گمان تک نہیں تھا۔ سٹینڈرڈ آئیل کمپنی کا مٹی کا تیل لدا ہوا ایک جہاز جسے بہت جلد کراچی پہنچ جانا چاہئے تھا۔ عین وقت پر الکان کمپنی کی اپنی وجوہات سے نہ آسکا اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے گاہکوں کے ہنگ کا بوجھ کراچی کی دو ایجنسیوں یعنی ایشیاٹک پیٹرولیم کمپنی اور برما آئیل کمپنی کی گردن پر پڑ گیا۔ یہ ایجنسیاں زیادہ تر خلیج فارس سے تیل کا کاروبار کرتی ہیں۔

اس تمام تکالیف کے رفع کرنے کے لیے گورنمنٹ نے نہ صرف تیل کی برآمد کو ہی بند کر دیا ہے۔ بلکہ پوری طور پر کوشش کیجارہی ہے کہ کلکتہ۔ کراچی۔ اور دیگر بیرونی علاقوں سے کافی مقدار میں تیل منگوایا جائے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ تیل کی موجودہ قلت بالکل عارضی ہے۔ اور بہت جلد اس کا انسداد عملی طریق سے ہو جائے گا۔

اشتہار عام

مورخہ ۹۔۱۰ فروری ۱۹۱۶ء کی شب کو جو گاڑی ۱۲ بجے گوردا سپور پٹھانکوٹ کو جاتی ہے۔ اسمیں سوار ہو کر گورداسپور پہنچا اور وہاں گاڑی سے سفر ختم ہونے پر اتر گیا۔ ایک جلد کتاب سفید چرمی اس گاڑی میں بھول گئی ہے۔ جس میں سرٹیفکیٹ و سندات حکام و افسران نمبر دار ایک لفافہ محکمہ جو سٹر کٹ جج و رسیدات قرضہ جنگ و بھرتی وغیرہ موجود تھی۔ اس گاڑی میں چند مسافر دینا نگر پٹھانکوٹ کو بذریعہ ریلوے سفر کر رہے تھے۔ ان میں سے کسی ایک کے اسباب میں چلی گئی ہے۔ اس کتاب کو گم ہوئے عرصہ پندرہ یوم کا گذر چکا ہے آج تک کوئی پتہ نہیں ملا۔ اب بذریعہ اشتہار ہذا ہر خاص و عام کو مطلع کیا جاتا ہے کہ کتاب مذکور سوائے میرے اور کسی کے کام کی نہیں ہے۔ اور میرے لیے وہ کتاب بہت مفید ہے۔ اس لیے اگر کوئی صاحب مجھکو کتاب دیوے یا مکمل پتہ لگا دے تو صاحب موصوف کو مبلغ عہ روپیہ انعام دیا جاوے گا۔ سوائے اسکے مشکور ہونگا اگر بذریعہ پارسل کتاب میرے پاس پہنچے تو انعام مقررہ معہ خرچ پارسل بذریعہ منی آرڈر ارسال ہو گا۔ اور کوئی شخص اپنے دل میں یہ خیال نہ لاوے کہ اسکو کسی قسم کا نقصان پہنچے گا۔

المشتہر

سید یاد حسین سفید پوش سائن نجگراں ڈاکخانہ قادیان تحصیل و تھانہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

آسٹریلیا کے احمدی مبلغ کا پتہ

M. H. MUSAKHAN

Ahmedi Missionary of Islam.

Box 788 G. P.O.

ADELAIDE

S. Australia.

آنکھیں بڑی نعمت ہیں!

ان کی قدر کرو۔ اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے۔ تو اسکے علاج میں سستی نہ کرو۔ خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کے لیے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے۔ اسکے بعد مناسب دوا دی جاتی ہے۔ آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں۔ ناخونہ موتیا بند۔ پڑوال۔ پھولا جالا ککرے۔ ضعف بصارت۔ خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لیے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ۔ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

ککروں کا سرمہ فیتولہ	عہ	سرمہ نوری فی تولہ	سے
گولی دافع ضعف بصر	عہ	سرمہ نگاری از مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی	
خارش چشم کا انجن فیتولہ	ععہ	سرمہ مرواریدی فی تولہ صرف	عہ

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمٰعیل (گڑھ دیوالہ) از قادیان ضلع گورداسپور